جماعت احمدیہ اور یوم التبلیغ

غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے امسال ۲۔ ماہ امان ۱۳۲۰ھش مطابق ۲۔ مارچ ۱۹۴۱ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔

تبلیغ ایک ایسا فرض ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمام مسلمانوں پر عائد کیا گیا ہے۔ اور جس کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لینا انسان کو اللہ تعالےٰ کی نارضامندی کا مستحق بنا دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے ہمیں صحابہ کرام کے مثیل بننے کا فخر حاصل ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہم پر کچھ ذمہ واریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ اور جب تک ہم اُن کو ادا نہ کریں۔ صحابہ رضؓ کی طرح رضاءِ الٰہی اور انعامات حاصل نہیں کر سکتے۔

صحابۂ کرام رضؓ کو اسلام پھیلانے۔ اور غیر مسلموں تک کلمہ حق پہونچانے کی جس قدر تڑپ تھی۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ابتدائی زمانۂ اسلام میں جبکہ مسلمان اس قدر کمزور تھے۔ کہ علانیہ عبادتِ الٰہی بھی نہیں کر سکتے تھے۔ ایک دن مسلمانوں نے مشورہ کیا۔ کہ قریش کو قرآن کریم سُنانا چاہیئے۔ لیکن یہ کام چونکہ بہت مشکل تھا۔ اس لئے جب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ نے اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کیا۔ تو دوسرے صحابہ رضؓ نے کہا۔ آپ اس کام کے لئے موزوں نہیں۔ کوئی ایسا آدمی ہونا چاہیئے۔ جس کا خاندان وسیع ہو۔ تا کہ قریش اس پر آسانی سے حملہ نہ کر سکیں۔ مگر انہوں نے کہا مجھے جانے تو دو۔ اگر وُہ تکلیف پہونچائیں گے تو کیا ہوگا؟ چنانچہ اگلے روز وُہ قریش کی مجلس میں جا بیٹھے۔ اور بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دی۔ کفّار نے مشتعل ہو کر بُری طرح انہیں زد و کوب کیا۔ جب وُہ واپس آئے تو صحابہ رضؓ نے کہا۔ ہم اسی لئے آپ کو نہیں بھیجتے تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ خدا کی قسم اگر تم کہو۔ تو کل جا کر پھر اسی طرح تلاوتِ قرآن کریم کروں۔

حضرت عکرمہ فتح مکّہ کے بعد بھاگ کر یمن چلے گئے تھے۔ بعد میں ان کی بیوی ام حبیب بنت الحارث مسلمان ہو گئیں۔ اور اس نعمت سے متمتع ہونے کے بعد اپنے خاوند کو بھی اس میں شریک کرنے کے لئے صعوبات سفر برداشت کرتی ہوئی یمن جا پہونچیں۔ اپنے خاوند کو تبلیغ کی۔ اور انہیں اسلام قبول کرنے پر آمادہ کر لیا۔

حضرت ابو ذر غفاری نہایت ابتدائی زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ مکّہ میں ان کا کوئی رشتہ دار نہیں تھا۔ لیکن تبلیغ کا جوش اس قدر تھا۔ کہ تمام خطرات سے بے نیاز ہو کر خانۂ کعبہ میں آئے۔ اور بلند آواز سے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدًا رسول اللہ کہا۔ یہ سنتے ہی کفار آپ پر پل پڑے۔ اور اس قدر مارا کہ آپ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ جب ہوش آیا۔ تو تمام بدن خون آلود تھا۔ اس وقت تو وہاں سے اُٹھ کر چلے گئے۔ مگر دوسرے دن پھر اسی طرح اسلام کا پیغام آکر پہونچانے لگے۔ اور کفار نے پھر ان کو زد و کوب کیا۔

یہ ایک دو مثالیں محض نمونہ کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ صحابہ کی تبلیغ کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں دُور دُور تک اسلام پھیل گیا۔ پس صحابہ رضؓ کے نقش قدم پر چلنے کی دعویدار جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح صحابہ رضؓ نے ایک قلیل عرصہ میں تمام دُنیا میں اسلام کی تعلیم پھیلا دی۔ اسی طرح ان کا فرض ہے۔ کہ وُہ اپنے آرام۔ اپنی آسائش اپنی دولت۔ اپنے وقت اور اپنے کاموں کی قربانی کرتے ہُوئے تبلیغ اسلام کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اس میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی سے کام نہ لیں۔

گزشتہ سے پیوستہ سال جب خلافتِ ثانیہ کے عہد مبارک پر کامیابی و کامرانی کے پچیس سال گزرنے پر جوبلی منائی گئی۔ تو اس کے معاً بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ اسے اب پہلے سے بھی زیادہ تبلیغ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"ہم نے جشن مسرت منا کر اس بات کا اعلان کیا ہے۔ کہ جس طرح ایک بیج سے لاکھوں نئے بیج پیدا ہو گئے تھے۔ اسی طرح اب ہم ان لاکھوں بیجوں کو از سر نو زمین میں بوتے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ پچھلے پچیس یا پچاس سال میں جس طرح سلسلہ نے ترقی کی ہے اسی طرح اتنے ہی گنے اگلے پچیس یا پچاس سال میں ہم آج کی جماعت کو بڑھا دیں گے۔ یہ کوئی معمولی ذمہ واری نہیں۔ جو تم نے اپنے اوپر عائد کی۔ گزشتہ پچاس سال میں ایک بیج سے لاکھوں بیج بنے تھے۔ اب جب تک اگلے پچاس سال میں ان لاکھوں سے کروڑوں نہیں بنیں گے اس وقت تک ہم اپنی ذمہ واری سے سبکدوش نہیں سمجھے جائیں گے۔" (الفضل ۲۵ جنوری ۱۹۴۰ء)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان الفاظ سے ہر احمدی اس ذمہ واری کو محسوس کر سکتا ہے۔ جو تبلیغ کے متعلق جماعت پر عائد ہوتی ہے۔ یہ ذمہ واری بہت بڑی ہے۔ اور اس سے عہدہ برآ ہونے کا طریق سوائے اس کے نہیں۔ کہ سب دوست ہمہ تن تبلیغ اسلام کی طرف متوجہ ہوں۔ خاص کر یوم التبلیغ جو ہر سال دو دفعہ منایا جاتا ہے۔ اس پر ہر احمدی کو تبلیغ میں حصہ لینا چاہیئے۔

اب کے ۲ مارچ کو غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کرنے کا اعلان کیا جا چکا ہے ضرورت ہے۔ کہ احباب اس دن کو عمدگی کے ساتھ منانے کی کوشش کریں۔

یہ امر قابل افسوس ہے۔ کہ جماعت کے بعض دوست یوم التبلیغ کی اہمیت کو نہ سمجھتے ہوئے اس سے پورا فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور ان قیمتی گھڑیوں کو آرام طلبی کی نذر کر دیتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء میں اس نقص کیطرف احباب جماعت بالخصوص جماعت قادیان کو توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا۔

"قادیان میں میں نے قطعی اور ذاتی طور پر نگرانی کرائی ہے۔ اور میرے نزدیک دس آدمیوں میں سے صرف ایک کام کرتا ہے اور باقی نو سیر کرتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ جان بوجھ کر ایسا کرتے ہیں۔ بد دیانتی سے نہیں بلکہ دیانتداری سے ان کا جو فعل ہے وہ عبث ہوتا ہے۔ جو کام ان کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کی نگرانی کا صحیح انتظام نہیں۔ تنظیم نہیں ہوتی۔ پارٹیاں بنا دی جاتی ہیں۔ مگر ان کے لئے صحیح ہدایات نہیں دی جاتیں۔ کہ جس جگہ انہوں نے جانا ہے وہاں کے کیا حالات ہیں۔ اور ان لوگوں کی کیا حیثیت ہے۔ بلکہ دعائے خیر پڑھ کر وہ نکل جاتے ہیں۔ اور شام کو واپس آ جاتے ہیں۔ اس سے اصل غرض پوری نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ فوت ہو جاتی ہے۔ جہاں جماعتیں چھوٹی ہیں۔ وہاں یہ مقصد ایک حد تک پورا ہو جاتا ہے۔ اور جہاں جماعتیں بڑی ہوتی ہیں۔ وہاں یہ نقص زیادہ ہے۔ اس لئے میرے نزدیک ان دونوں میں زیادہ مکمل طور پر کام کرنا چاہیئے"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ان ہدایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام جماعتہائے احمدیہ کے امرا۔ پریذیڈنٹ اور سیکرٹری صاحبان کا فرض ہے۔ کہ ۲ مارچ سے قبل تمام ضروری انتظامات مکمل کر لیں۔ تاکہ تبلیغی جدوجہد مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہو۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے سات بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج دوپہر سے سر درد کی تکلیف ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو پہلے کی نسبت آرام ہے۔ حرم ثانی بھی بفضلہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہیں۔

مولوی محمد سلیم صاحب۔ مولوی ابو العطاء صاحب۔ مولوی عبد الغفور صاحب امرتسر کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجے گئے۔

کل صبح مسجد دار الرحمت میں ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا نے ہستی باری تعالےٰ کے ثبوت اور دہریوں کے اعتراضات کے جواب میں تقریر کی۔

مردم شماری کے متعلق نہائت ضروری اعلان

ان ایام میں تمام کارکنان کا فرض ہے کہ خانہ "مذہب" میں "احمدی مسلم" لکھائیں اور خانہ "زبان" میں "اردو"۔ اگر شمار کنندگان میں سے کوئی اندراج سے انکار کرے تو اسے بتلا دیا جائے۔ کہ مردم شماری کے افسران سے اس بارہ میں ہدائت طلب کی گئی تھی۔ اور انہوں نے ہمیں بتلایا ہے۔ کہ انکی طرف سے اپنے ماتحتوں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ اگر کوئی "مذہب" کے خانہ میں اپنا فرقہ نمایاں کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اور شمار کنندگان کا فرض ہے۔ کہ وہ اسکی مرضی کے مطابق ایسا درج کریں۔ شہری حلقہ جات میں امیر جماعت اس اعلان کی اشاعت خطبہ جمعہ میں اچھی طرح کرا دیں۔ اور ہر محلہ میں ایک ایک آدمی کی ڈیوٹی لگا دیں۔ کہ وہ شمار کنندگان سے فرقہ مذہب کا اندراج احتیاط سے کرائیں اور ہیڈ کوارٹر ضلع یا تحصیل کے امیر جماعت دیہاتی حلقہ جات میں اسکی اطلاع بذریعہ خاص انتظام کرائیں خصوصاً جہاں اخبار الفضل نہیں جاتی۔ یہ ایک نہائت ضروری کام ہے اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۴ تبلیغ تا ۱۱ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۷۴۲	حکم دین صاحب گورداسپور		فضل دین صاحب گجرات	۸۱۱	ہاجرہ بی بی صاحبہ بنت
۷۴۳	نواب بی بی صاحبہ لاہور	۷۷۹	عنائت بی بی صاحبہ "		غلام محمد صاحب گورداسپور
۷۴۴	ہاجرہ صاحبہ "	۷۸۰	نذیر بیگم صاحبہ "	۸۱۲	گوہر صاحب "
۷۴۵	فیض محمد صاحب "	۷۸۱	سلطان بیگم صاحبہ "	۸۱۳	نواب دین صاحب "
۷۴۶	جان محمد صاحب "	۷۸۲	کرم نور صاحبہ "	۸۱۴	عائشہ بی بی صاحبہ "
۷۴۷	بشیر احمد صاحب گورداسپور		غلام فاطمہ صاحبہ	۸۱۵	رسول بی بی صاحبہ "
۷۴۸	محمد حسین صاحب "	۷۸۳	زوجہ بشیر احمد صاحب "	۸۱۶	حاکم علی صاحب "
۷۴۹	فقیر محمد صاحب "	۷۸۴	احمد خانصاحب "	۸۱۷	بلند اصاحب "
۷۵۰	غلام محمد صاحب "	۷۸۵	حمید احمد خان صاحب	۸۱۸	برکت علی صاحب "
۷۵۱	فضل دین صاحب "		ہوشیارپور	۸۱۹	بوٹا صاحب "
۷۵۲	عنائت بی بی صاحبہ "	۷۸۶	محمد حسین صاحب سیالکوٹ		ہاجرہ صاحبہ بنت
۷۵۳	نواب بی بی صاحبہ "	۷۸۷	ایک صاحب کلکتہ	۸۲۰	نتھو صاحب "
۷۵۴	محمد اسمٰعیل صاحب جہلم	۷۸۸	محمد اقبال صاحب گوجرانوالہ	۸۲۱	ماجاں صاحبہ "
۷۵۵	عنائت اللہ صاحب بنوں	۷۸۹	محمد حسین صاحب سرگودہا	۸۲۲	نتھو صاحب "
۷۵۶	غلام محمد صاحب جھنگ	۷۹۰	خدا بخش صاحب گورداسپور	۸۲۳	مہر صاحب "
۷۵۷	محمد الیاس صاحب گورداسپور	۷۹۱	سردار محمد صاحب "	۸۲۴	نور محمد صاحب "
۷۵۸	خوشی محمد صاحب "	۷۹۲	خورشید بی بی صاحبہ "	۸۲۵	فقیر محمد صاحب "
۷۵۹	باغ علی صاحب "	۷۹۳	رسول بی بی صاحبہ "	۸۲۶	محمد علی صاحب "
۷۶۰	عاشق صاحب "	۷۹۴	خورشید احمد صاحب "	۸۲۷	دین محمد صاحب "
۷۶۱	لطیف محمد صاحب "	۷۹۵	نور الٰہی صاحب "	۸۲۸	سلطان بخش صاحب "
۷۶۲	شریفاں بی بی صاحبہ "	۷۹۶	فضل الدین صاحب "	۸۲۹	رکھی صاحبہ "
۷۶۳	محمد حسین صاحب "	۷۹۷	خورشید بیگم صاحبہ "	۸۳۰	بالی صاحبہ "
۷۶۴	جمال الدین صاحب "	۷۹۸	شہاب دین صاحب "	۸۳۱	علی محمد صاحب "
۷۶۵	محمد سعد اللہ خانصاحب "	۷۹۹	رابعہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ	۸۳۲	محمد شریف صاحب "
۷۶۶	حمیدہ بیگم صاحبہ گجرات	۸۰۰	رحمت بی بی صاحبہ "	۸۳۳	لال دین صاحب "
۷۶۷	شاہ بیگم صاحبہ "	۸۰۱	عائشہ بی بی صاحبہ "		غلام محمد صاحب ریاست
۷۶۸	شاہ نواز صاحب "	۸۰۲	علی محمد صاحب	۸۳۴	کپورتھلہ
۷۶۹	مقبول بیگم صاحبہ "		ریاست پٹیالہ	۸۳۵	محمد اسمٰعیل صاحب گورداسپور
۷۷۰	فیروز بیگم صاحبہ "	۸۰۳	محمد نواز صاحب راولپنڈی	۸۳۶	شاہ محمد صاحب "
۷۷۱	ریشم بی بی صاحبہ "	۸۰۴	اللہ دتا صاحب سیالکوٹ	۸۳۷	محمد بی بی صاحبہ شیخوپورہ
۷۷۲	انور بیگم صاحبہ "	۸۰۵	محمد یعقوب صاحب گورداسپور	۸۳۸	فاطمہ بی بی صاحبہ "
۷۷۳	رقیہ بی بی صاحبہ "	۸۰۶	اللہ دتا صاحب "		محمد مفیض الدین صاحب
۷۷۴	سردار بیگم صاحبہ "	۸۰۷	منشی صاحب "	۸۳۹	رنگ پور۔ بنگال
۷۷۵	غلام فاطمہ صاحبہ "	۸۰۸	ناظر حسین صاحب "	۸۴۰	بشیرن بیگم صاحبہ دہلی
۷۷۶	بی بی صاحبہ "	۸۰۹	محمد حسین صاحب "	۸۴۱	سید منظور احمد صاحب
۷۷۷	نصرت بی بی صاحبہ "	۸۱۰	خورشید بی بی صاحبہ		گجرات
۷۷۸	غلام فاطمہ صاحبہ بنت		گورداسپور	۸۴۲	طالعہ بی بی صاحبہ گورداسپور

جھوٹے اتہام لگانے والوں کے متعلق خدائی انذار

از جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب رئیس پشاور

میں اس جگہ اپنے دوستوں کے فائدہ کے لئے اور خصوصاً ان اصحاب کے لئے جو مرکز سلسلہ سے کٹ کر الگ ہو گئے ہیں۔ سورۃ نور کے رکوع دوم کی مختصر تفسیر لکھتا ہوں جس میں ایک بہتانِ عظیم کا ذکر ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چند مسلمان کہلانے والوں کی ایک پارٹی نے حضورؐ کے معصومہ حرم محترم اور حضرت ابوبکر رضؓ خلیفۂ اول کی دختر نیک اختر کے خلاف کھڑا کیا۔ جس پر اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص وحی کے ذریعہ ہدایات منیرہ جاری فرمائی۔ تا اگر اس واقعہ کی طرح مسلمانوں کے اندر کسی اور واقعہ فاحشہ کا چرچا ہو۔ تو مسلمان ان ہدایات پر عمل کریں ؛

اب ہر ایک احمدی اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ کہ جب چودھویں صدی میں حضورؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے بعد اس قسم کے فحش کا چرچا ہوا۔ تو چرچا کرنے والوں اور سامعین نے اللہ تعالےٰ کی ہدایات پر جو سورۂ نور میں درج ہیں۔ کیا عمل کیا۔ مجھے تو سوائے اس کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ کہ چونکہ یہ واقعہ ایک غیر اسلامی سلطنت میں ظہور پذیر ہوا ہے اس واسطے چرچا کرنے والے اسّی کوڑوں کی سزا سے تو بچ گئے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کی سزا سے نہیں بچ سکتے۔ اب میں سورۂ نور کی آیات لکھتا ہوں :-

۱ - انّ الّذین جاءوا بالافک عُصبۃٌ منکم لاتحسبوہ شرًّا لکم بل ھو خیرٌ لکم لکلّ امریٍٔ منھم ما اکتسب من الاثم والّذی تولّٰی کبرہ منھم لہٗ عذابٌ عظیم (نور-۲)

یعنی جن لوگوں نے بہتان کھڑا کیا ہے وہ تم میں سے چند مردوں کی ایک پارٹی ہے۔ تم اس فتنہ کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو۔ بلکہ دراصل وُہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اس پارٹی میں سے ہر ایک مرد نے جتنا گناہ کمایا۔ اس کی وُہ سزا بھگتے گا۔ مگر جس شخص نے ان میں سے اس افترا کا بڑا بوجھ اُٹھایا اس کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ؛

تفسیر :- یہاں افک سے مراد وُہ بہتان ہے۔ جو جماعت مسلمین کے چند مردوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف کھڑا کیا تھا۔ اس کا بانی ایک خاص آدمی تھا۔ ان سب کو اسّی اسّی کوڑوں کی سزا دی گئی۔ مگر عجیب بات یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس بہتان کے شر ہونے کی نفی کی ہے اور اس کے خیر ہونے کا اثبات کیا ہے۔ اور اس کے خیر ہونے کی وجہ یہ قرار دی ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے جو ہدایات نازل کی ہیں۔ ان کے ماتحت آئندہ ایسے فواحش کا چرچا مسلمانوں کی جماعت میں نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اس کی مثل کوئی چرچا پیدا ہو جائے۔ جیسا کہ اب آکر چودھویں صدی میں ہوا۔ تو مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ وُہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات پر عمل کریں۔ اور ان افعال سے بچیں۔ جن سے صحابہ رضؓ کی ایک پارٹی نہ بچ سکی ؛

۲ - لولا اذ سمعتموہ ظنّ المؤمنون والمؤمنات بانفسھم خیرًا وقالوا ھٰذا افکٌ مبین (نور-۲) یعنی جب تم نے یہ بات سُنی۔ تو مومن مردوں اور عورتوں نے اپنے لوگوں کے حق میں کیوں نیک گمان نہ کیا۔ اور کیوں نہ کہہ دیا۔ کہ یہ تو ایک صریح بہتان ہے ؛

تفسیر :- ایسے فاحشہ فعل کا چرچا جب سُننے میں آئے۔ تو اس وقت مومن کے لئے یہ ہدایت ہے۔ کہ اپنے بھائیوں کے حق میں نیک گمان رکھے۔ اور کہہ دے کہ یہ بُہتان ایک کھُلا جھُوٹ ہے۔ یعنی ایسے فاحشہ فعل کا الزام سُن کر مومن کو چاہیئے۔ کہ نیک گمان کی بنیاد پر اس الزام کو جھُوٹ قرار دے۔ جب تک کہ چرچا کرنے والے اپنے چرچا کرنے کے اثبات میں چار رویت کے گواہ پیش نہ کریں۔ جیسا کہ اگلی آیت میں مذکور ہے ؛

۳ - لولا جاءُو علیہ باربعۃ شھداء فاذ لم یاتوا بالشھداء فاولٰئک عند اللّٰہ ھم الکٰذبون (نور-۲) یعنی اس فاحشہ کا چرچا کرنے والے کیوں اپنے چرچا پر چار گواہ نہ لائے اور جب وُہ چار گواہ نہ لائے۔ تو اللہ کے نزدیک وُہ یقیناً جھوٹے ہیں ؛

تفسیر :- زنا کی تہمت لگانے والے پر اپنی تہمت کے ثبوت میں چار گواہوں کا پیش کرنا لازم ہے۔ اگر وُہ چار گواہ پیش نہیں کر سکتا۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک وُہ جھوٹا ہے۔ اور سزا کا مستوجب ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک مومنوں کی جماعت میں ایسے فواحش افعال کا چرچا کرنا اس قدر مبغوض ہے۔ کہ اس کے چرچا کرنے والے کے لئے جب تک اس کے پاس چار گواہوں کی شہادت موجود نہ ہو۔ اسّی کوڑوں کی سزا رکھی ہے اگر تین گواہ ہوں۔ یا اس سے کم ہوں۔ تو پھر بھی چرچا کرنے والا سزا سے بچ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس صورت میں وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کاذب اور جھوٹا ہے۔ اس ہدایت نے بہت بڑا کام کیا۔ کہ کم از کم اسلامی سلطنت میں مسلمان سوسائٹی ایسی تہمتوں سے پاک رہی ؛

۴ - ولولا فضل اللّٰہ علیکم ورحمتہ فی الدّنیا والاٰخرۃ لمسّکم فی ما افضتم فیہ عذابٌ عظیم (نور-۲) یعنی اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت دُنیا اور آخرت میں تم پر نہ ہوتی۔ تو جس بات کا تم نے چرچا کیا تھا۔ اس کی وجہ سے تم پر بہت بڑا عذاب آتا ؛

تفسیر :- اللہ تعالےٰ کو مسلمانوں کی جماعت میں ایسے فواحش کا چرچا اس قدر ناپسند ہے۔ کہ اگر وُہ جماعت جس میں یہ چرچا ہوا۔ اس کے شامل حال اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔ تو ان سب پر عذاب آتا ؛

۵ - اذ تلقّونہ بالسنتکم وتقولون بافواھکم ما لیس لکم بہ علمٌ وتحسبونہ ھیّنًا وھو عند اللّٰہ عظیم (نور-۲) یعنی جب تم افک کا چرچا اپنی زبانوں سے کرنے لگے اور اپنے منہوں سے ایسی بات کہی۔ جس کا تم کو کچھ علم نہ تھا۔ تو اس وقت تم تو اس کو ہلکا سمجھتے تھے۔ مگر خدا کے نزدیک وُہ بہت بڑی بات تھی ؛

تفسیر - خدا کے برگزیدوں پر بُہتان باندھنے کو تم نے آسان سمجھا۔ حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ ایک بہت بڑی بات تھی۔ کہ تم ایسے معاملہ میں اپنی زبانوں سے بغیر صحیح علم کے چرچا کرتے پھرو۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ ایسے اہم امُور میں بغیر حصُولِ علم کے کوراً نہ چرچا کرنا اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ چرچا کرنے والوں میں سے کسی کو بھی اس بات کا صحیح علم نہ تھا۔ جس کے متعلق وُہ چرچا کرتے تھے ؛

۶ - ولولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلّم بھٰذا۔ سبحانک ھٰذا بھتانٌ عظیم۔ یعنی جب تم نے یہ افک سُنا۔ تو کیوں نہ سُنتے ہی کہہ دیا۔ کہ ہمارے شایان نہیں۔ کہ ہم یہ بات کہیں۔ اے اللہ تیری ذات پاک ہے۔ یہ تو بہت بڑا بہتان ہے ؛

تفسیر - یہ ایسا بہتان تھا۔ کہ تم سُنکر ہی کہہ دیتے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی ذات سب عیوب سے پاک ہے۔ اس کے برگزیدہ ایسی برائیوں سے ملوث نہیں ہو سکتے۔ پس ہمارے شایان نہیں۔ کہ ایسی بات کا ذکر کریں۔ کیونکہ اس سے تو اللہ تعالےٰ کی ذات پر عیب لگتا ہے۔ کہ ایسے غیر اہلوں کو برگزیدہ کیا۔

۷ - یعظکم اللّٰہ ان تعودوا لمثلہٖ ابدًا ان کنتم مؤمنین۔ یعنی اللہ تعالےٰ تم کو نصیحت کرتا ہے۔ تاکہ آئندہ اس کی مثل کوئی چرچا پیدا نہ ہو۔ اور تم پھر اس قسم کی باتوں میں ملوث نہ ہو جاؤ۔ اگر تم مومن ہو ؛

تفسیر - عوام میں بے شک ایسے چرچے ہوتے رہتے ہوں گے۔ جن کی طرف خواص کی کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ مگر ہمیں اسلامی تاریخ میں کوئی ایک واقعہ نظر نہیں آتا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مسلمانوں کی جماعت میں اس قسم کے فاحشہ امر کے متعلق ہوا ہو۔ جیسا کہ اب چودھویں صدی میں ظہُور میں آیا۔ پہلے افک میں جس پر بہتان کھڑا کیا گیا وہ حضرت خلیفۂ اوّل رضؓ کی معصومہ دختر اور حضورؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبشرہ حرم تھیں۔ اور چودھویں صدی کے واقعہ میں جس پر بہتان کھڑا کیا گیا۔ وُہ خاتم الخلفاء کا مبشر فرزند ہے۔ اور بُہتان کھڑا کرنے والے احمدی کہلانے والے ہیں۔

جیسا کہ پہلا بہتان کھڑا کرنے والے صحابہ میں سے ہی ایک پارٹی تھی۔ نہ اولین کے پاس چار رؤیت کے گواہ تھے۔ اور نہ آخرین کے پاس ہیں۔ مگر اولین کے پاس کم ازکم کوئی صریح قرآنی ہدائت موجود نہیں تھی۔ کیونکہ وہ بعد میں نازل ہوئی۔ مگر آخرین کے پاس قرآنی ہدائت موجود تھی۔ اور پھر بھی وہ ٹھوکر سے نہ بچے۔

(۸) یبین اللہ لکم الآیات واللہ علیم حکیم یعنی اللہ اپنے احکام تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے۔ اور اللہ علم رکھنے والا حکمت والا ہے۔

تفسیر۔ اللہ تعالٰے اس بارے میں کھلے کھلے احکام نازل فرماتا ہے۔ اور اگر مسلمان ان پر عمل کرتے تو کبھی اس بہتان کا چرچا نہ ہوتا۔

(۹) ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین اٰمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والآخرۃ واللہ یعلم وانتم لا تعلمون۔ یعنی جو لوگ چاہتے ہیں۔ کہ مومنوں کے اندر فواحش کے چرچوں کو شہرت دی جائے۔ ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب مقدر ہے۔ اور اس بات کی اہمیت کو اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔ بعض احمدی کہلانے والے آج جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ خدا کے لئے اپنے افعال کا جائزہ لیں۔ کہ آیا وہ اس آیت کی انذار کے ماتحت آتے ہیں یا نہیں۔ گو ہم کو معلوم نہ ہو مگر اللہ کو تو معلوم ہے۔

(۱۰) ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ وان اللہ رؤف رحیم یعنی اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی (تو تم پر عذاب آتا) مگر اللہ کی رافت اور رحمت اس کو روکتی ہے۔

تفسیر۔ تمہارے ان اعمال کے سبب سے جو اس بہتان کے چرچا کرنے میں تم سے سرزد ہوئے تم پر یقیناً عذاب آتا۔ مگر اللہ کی رافت اور رحمت اس کو روکتی ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے۔ جب ابھی یہ آیات نازل نہیں ہوئی تھیں۔ مگر موجودہ افک آیات کے نزول کے بعد کا ہے۔ پس گو اس افک کا چرچا غیر اسلامی سلطنت میں سزا کا مستوجب نہ ہو۔ مگر اس فتنہ میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالٰے کے مواخذہ

تحقیق الالسنہ کے متعلق پروفیسر چتین دت صاحب کے چیلنج کا جواب

(۴)

عربی زبان کی تیسری خصوصیت

عربی زبان کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کے الفاظ کے مادے یعنی مصدر بے فائدہ الفاظ کی زیادتی سے بالکل پاک ہوتے ہیں۔ یعنی جتنے حروف ان میں ہوں گے وہ سب کے سب ہر حالت میں ساتھ رہیں گے۔ مگر سنسکرت میں یہ خوبی نہیں۔ اس کے مادوں میں ایسے زائد الفاظ ٹھونسے ہوئے ہیں۔ جو کہ استعمال نہیں ہوتے۔ ذیل میں دونوں زبانوں کی مثالیں ملاحظہ ہوں۔

سنسکرت زبان میں ٹُو مسجیؔ مصدر ہے استعمال کرتے وقت ٹُو کو پہلے حذف کرکے "مجتی" اس کا فعل بنتا ہے۔ (۲) اُچھری دِژ مصدر کو استعمال کرتے وقت صرف چھری استعمال کرتے ہیں۔ (۳) اوتری دِژ مصدر کا استعمال میں تر د صرف باقی رہتا ہے۔

(۴) ڈُودھال مصدر کا استعمال کرتے وقت صرف دھارہ جاتا ہے۔ یہ بے قاعدگی سنسکرت الفاظ کے مادوں کے رگ و ریشہ میں بھری ہوئی ہے۔ شائد پانچ فی صدی مصدر اس مرض سے محفوظ ہوں۔ مگر عربی میں اس بے قاعدگی کے مرض کا کہیں نام و نشاں نہیں ملتا۔ مثلاً قَتَل مادہ ہے استعمال کے وقت اس کے تینوں حروف ویسے ہی قائم رہیں گے۔ اسی طرح ضرب۔ قتل۔ زجر۔ فتح۔ دخل۔ سب مصادر کی حالت ہے کہ جتنے حروف اس کے مصدر ہونے کی حالت میں ہیں۔ بوقت استعمال یعنی فعل وغیرہ بنتے وقت بھی قائم رہتے ہیں۔ پس یہ خوبی بھی اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے اور سنسکرت اس کی بگاڑی ہوئی شکل۔ دیکھو دودھ میں پانی وغیرہ کی ملاوٹ اس کے اصلی مقام یعنی گائے بھینس کے تھنوں میں نہیں ہوا کرتی بلکہ ان دوکانداروں کے ہاں جا کر ہوا کرتی ہے۔ جو خالص دودھ خرید کر اپنے ہاں لے جاتے ہیں۔ پس جس طرح ملاوٹ والا دودھ خالص دودھ کی بگاڑی ہوئی شکل ہوتی ہے۔ اسی طرح سنسکرت زبان بھی عربی کی بگاڑی ہوئی شکل ہے۔

چوتھی خصوصیت

سنسکرت زبان کے مصادر کو جب استعمال کریں۔ تو ان میں اس قدر تبدیلی ہوتی ہے۔ کہ شائد دنیا کی کسی زبان میں بھی نہیں ہوتی ہوگی۔ مگر عربی زبان میں اس نقص کا نام و نشان نہیں۔ مزید وضاحت کے لئے چند مثالیں دونوں زبانوں کی پیش کی جاتی ہیں۔

مصدر کی شکل	فعل کی شکل
اوہانگ	جہاتی
ڈُودھال	ددھاتی
او دِیْ جِیْ	وِنگتی
اد	جگھاس
اُس	نُبھود

یہ صرف ایک ایک صیغے میں تبدیلی دکھائی گئی ہے۔ اور یہ نقص اس قدر زیادہ سنسکرت زبان میں پایا جاتا ہے۔ کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں۔ مصدر کے پورے حروف تو بطور شاذ کے ہی کسی جگہ رہتے ہیں۔ ورنہ قدم قدم پر تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ لیکن عربی زبان میں یہ نقص نہیں

مصدر کی شکل	فعل کی شکل
ضَرْب	یَضْرِبُ
قَتْل	یَقْتُلُ
فَتْح	یَفْتَحُ
نَصْر	یَنْصُرُ

ان چند مثالوں سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ عربی کے مصدر کے حروف فعل میں استعمال ہونیکے وقت ہرگز نہیں بدلتے۔ بلکہ اپنی اصلی حالت پر رہتے ہیں۔ اور یہ استقلال عربی زبان کے مصادر میں اس قدر ہے۔ کہ کہیں بھی اس میں فرق نہیں آتا۔ یعنی وہ کسی فعل کے کسی صیغے میں آجائیں سوائے شاذ کے کہیں بھی نہیں بدلتے۔ جس سے صاف ثابت ہے۔ کہ عربی ایک کامل اور مستقل زبان ہے۔ اور سنسکرت اس کی بگاڑی ہوئی شکل جسمیں بگاڑ کا طوفان اب بھی موجیں مار رہا ہے۔

پانچویں خصوصیت

عربی زبان میں پانچویں اصولی خوبی یہ ہے۔ کہ اس کی تراکیب میں الفاظ کم اور معنی زیادہ ہوتے ہیں۔ ایسے ہی یہ صرف اپنی حرکات سے وہ کام لیتی ہے۔ جس کو دوسری زبانیں سنسکرت وغیرہ کئی کئی الفاظ سے بمشکل تمام کرسکتی ہیں۔ ذیل میں مثالیں ملاحظہ ہوں۔

اردو	عربی	سنسکرت
۱۔ بغیر مانگے دینے والا	الرحمٰن	یاچنم رنبا۔ ایو۔ ولی
۲۔ بار بار رحم کرنیوالا	الرحیم	بارم بارم۔ دیا۔ کاری

ان چند مثالوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ عربی جس بات کو ایک لفظ میں بیان کرتی ہے۔ سنسکرت اس کو بمشکل تین چار الفاظ میں بیان کرسکتی ہے۔ یہ بات بھی اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ عربی زبان ہی کامل اور ام الالسنہ ہے مگر سنسکرت زبان ناقص اور اس کی ہی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

چھٹی خصوصیت

عربی زبان ایسی جامع اور کامل ہے۔ کہ اس میں خالق سے لے کر مخلوق کے ہر ایک فرد تک کے لئے ایسے علیحدہ علیحدہ الفاظ ہیں۔ جن سے اس کی اس کے غیر سے تمیز بخوبی ہوسکتی ہے۔ مگر سنسکرت میں یہ خوبی بالکل نہیں پائی جاتی۔ بلکہ کئی کئی مختلف نوع کی مختلف چیزوں کو ایک ہی نام دیا گیا ہے بطور نمونہ چند مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔

اردو	عربی	سنسکرت
۱۔ علم فلاسفی	حکمت	تیائے
۲۔ انصاف	عدل	نیائے
۳۔ آدمی	انسان	پرُوش
۴۔ خدا	اللہ	پرُوش
۵۔ پانی	ماء	نبہ
۶۔ سورج	شمس	نبہ
۷۔ زمین	ارض	پرتھوی
۸۔ آسمان	سماء	پرتھوی

وہ ہندو دوست جو سنسکرت کی وسعت کے گیت گایا کرتے ہیں۔ ذرا غور فرمائیں۔ اور پھر بتائیں۔ کہ کیا سنسکرت زبان کامل یا

ہے جو وہ نہیں ڈرنا چاہیئے۔ بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہتا۔ "بر رسولاں بلاغ باشد وبس"

ام الالسنہ ہو سکتی ہے۔ جس میں اتنی بڑی بڑی خامیاں موجود ہیں۔ کہ انسان اور خدا کے لئے ایک ہی لفظ۔ پھر زمین اور آسمان کے لئے ایک ہی لفظ ہیں۔

ساتویں خصوصیت

عربی زبان میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے لیکر افرادِ مخلوق تک کے وہ نام ہیں۔ جو اپنے مسمیٰ کی حقیقی صفات کے عین مطابق ہیں۔ بلکہ اپنے مسمیٰ کی صفات کے مظہر کامل لیکن سنسکرت زبان اس خوبی سے بالکل خالی ہے۔ مثال ملاحظہ ہو۔

اردو	سنسکرت	معنے
خدا	پُرش	دیہات میں سونے والا
خدا کا دوسرا نام	رُدر	رُ دینے والا۔
دشمن	شترُو	آرام دے کر بچانیوالا

عربی لفظ	معنے
اللّٰہ	جامع جمیع صفات کاملہ۔ یعنی سب اعلیٰ سے اعلیٰ صفتیں جس میں اپنے پورے کمال کے ساتھ پائی جائیں۔ اور ہر نقص سے پاک ہو۔
وَہّاب	سب کچھ اور بہت بہت دینے والا
عدو	دشمنی کرنے والا۔

ان مثالوں سے ثابت ہے۔ کہ سنسکرت زبان نے نہ صرف مخلوق کے بعض افراد کے بلکہ خالق و مالک خداوند عالم کے لئے بھی بعض ایسے نام مقرر کر رکھے ہیں۔ جو کہ اپنے مسمیٰ کی حقیقت و اصلیت اور صفات کے صریح خلاف ہیں۔ اس سے بڑھ کر کسی زبان کی بے مائیگی کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ خداوند عالم جو ہر جاندار کو رزق دیتا ہے۔ اور جو ہر جگہ موجود ہے۔ اس کے وہ نام رکھے جائیں۔ جن سے وہ کنجوس (نعوذ باللہ) اور دیہات میں سونے والا قرار پائے۔ اگرچہ سنسکرت کے بعض نام اپنے مسمےٰ صفات کے مطابق بھی ہوتے ہیں۔ مگر دوسری طرف اس قسم کا اندھیر بھی موجود ہے۔ مگر اس کے مقابلے میں عربی زبان کو دیکھئے۔ اس کے جو نام تجویز گئے ہیں۔ وہ اپنے مسمےٰ کی صفات کے بالکل مطابق اور اس کی صفات کے مظہر ہیں۔ اس سے بھی صاف ثابت ہے کہ عربی زبان ہی کامل اور ام الالسنہ ہے۔ خاکسار ناصرالدین عبداللہ

غیر مبایعین کے جنرل سکرٹری صاحب کی "مسکراہٹ"

مولوی صاحب کو شاید یاد نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام گالیاں کھانے کے خوگر ہیں۔ جب ان کا آقا ان ایمان فروش مولویوں کی بدزبانی سے محفوظ نہ رہا تو اس کے غلام اس سے کیونکر بچ سکتے ہیں۔ سنو میرے آقا نے کیا کہا ہے ؎

گالیاں سن کر دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو میں

اس اسوۂ حسنہ کے تتبع میں میں مولوی صاحب کو دعا دیتا ہوں۔ میرے مکرم مولانا میں نے دوران ملازمت میں خاص کر پولٹیکل جلسوں میں رو در رو گالیاں کھائی ہیں۔ اور ان کا مسکراہٹ سے جواب دیا ہے" (پیغام صلح ۸ر فروری ۱۹۴۱ء)

مندرجہ بالا الفاظ غیر مبایعین کی انجمن کے جنرل سکرٹری میاں محمد صادق صاحب کے ایک مضمون سے نقل کئے گئے ہیں۔ جو اخبار پیغام صلح ۸ر فروری ۱۹۴۱ء میں درج شدہ ایک مضمون میں جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو مخاطب کر کے استعمال کئے ہیں۔ اور اپنے متعلق دعویٰ کیا ہے۔ کہ وہ نہ صرف دوسروں کو سخت الفاظ سے مخاطب نہیں کرتے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرتے ہوئے دوسروں کے سخت الفاظ کا جواب مسکراہٹ سے دیا کرتے ہیں۔ اور سخت الفاظ کہنے والے کے لئے دعا کیا کرتے ہیں

مگر درحقیقت میاں صاحب کا یہ دعویٰ تار عنکبوت سے بھی کچا ہے۔ وہ اپنے دوسرے مضامین میں اس وقت جس مسکراہٹ کا ثبوت دے چکے ہیں۔ اسے اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو اسی مضمون میں انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہی کافی ہے۔ اور ابھی ان کے ان الفاظ کی سیاہی خشک بھی نہ ہوئی ہو گی۔ کہ انہوں نے خود ہی اپنے دعویٰ کا بطلان کر دیا۔ کیونکہ جن سطور میں انہوں نے یہ دعوے کیا تھا۔ کہ میں گالیاں سن کر دعا دیتا ہوں اور سخت الفاظ کا جواب مسکراہٹ سے دیا کرتا ہوں۔ ان کے معاً بعد اس مضمون میں جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق لکھتے ہیں

(۱) "مجھے مولانا کی اس غلامانہ ذہنیت اور پست دماغی کا قطعاً افسوس نہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ انہوں نے مضامین مغلوب الغضب ہو کر بدحواسی کے عالم میں لکھے ہیں"

(۲) "آپ نے ناحق اپنے پاکیزہ دل و دماغ کو اس بیہودہ کلام کی تکلیف دی"

(۳) "جس متکبرانہ انداز میں مولانا نے اس پر طبع آزمائی کی ہے ...... اسی تکبر نے عزازیل کو راندہ درگاہ بنایا تھا"

(۴) "میں پھر کہتا ہوں کہ یہ تحریر مولانا کی بدحواسی کی مکمل تصویر پیش کرتی ہے"

یہ اقتباسات مضمون کے صرف ایک کالم سے لئے گئے ہیں۔ اب ناظرین خود انصاف فرمائیں کہ میاں محمد صادق نے جو یہ دعوے کیا ہے کہ وہ گالیاں سن کر دعا دیتے ہیں اور سخت الفاظ کے مقابل میں مسکراہٹ سے کام لیتے ہیں۔ وہ کہاں تک حقیقت پر مبنی ہے۔

درحقیقت اہل بصیرت کے لئے اس مضمون میں ایک حد درجہ قابل غور بات ہے اور وہ یہ کہ میاں محمد صادق صاحب نے اپنے ایک پہلے مضمون میں اس بات کی بے سود کوشش کی تھی کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک عدالتی بیان میں نعوذ باللہ جھوٹ بولا۔ اس کا جواب مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مفصل طور پر اخبار الفضل میں دیا۔ اور واضح کر دیا۔ کہ میاں محمد صادق صاحب محض تعصب اور عداوت کی وجہ سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ آپ نے عدالت کے ایک بیان میں خلاف واقعہ بات کہی میاں صاحب نے پھر اپنے سابقہ الزام کو دوہرایا۔ اور اس کے درست ہونے پر نہایت غیر معقول رنگ میں اصرار کیا۔ سو اللہ تعالےٰ نے جو احکم الحاکمین ہے۔ خود میاں صاحب کے دعوے کو خلاف واقعہ ثابت کر دیا۔ یعنی جس مضمون میں وہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر خلاف واقعہ بات کہنے کا الزام لگا رہے تھے۔ اس میں خود ان سے ایک ایسی بات لکھوا دی جس کا خلاف واقعہ ہونا ان کے اسی مضمون کے دوسرے حصہ سے ثابت ہے یعنی اپنے مضمون کے جس کالم میں وہ اس بات کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ گالیاں سُنکر دعائیں دیتے ہیں۔ اور سخت الفاظ کے مقابل میں مسکراہٹ ظاہر کیا کرتے ہیں۔ اسی

"فتح اسلام" خریدیں!

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا چوتھا امتحان انشاء اللہ تعالےٰ ۲۰ شہادت (اپریل) کو ہو گا۔ اور اس امتحان کے لئے "فتح اسلام" کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بطور نصاب مقرر فرمایا ہے۔

صیغہ نشر و اشاعت دعوۃ و تبلیغ نے اس کتاب کو چھپوایا ہے۔ چھوٹی تختی کے ۴۲ صفحات ہیں۔ کاغذ اور چھپوائی نہایت عمدہ ہے۔ باوجود کاغذ کی گرانی کے انہوں نے اس کی قیمت ایک آنہ فی کاپی رکھی ہے۔ امتحان میں شمولیت اختیار کرنے والے احباب اس کتاب کو صیغہ مذکورہ سے منگوالیں۔ تمام امیدواران کو چاہیئے۔ کہ ان کے پاس یہ کتاب موجود ہو۔ کیونکہ امتحان میں کامیابی کے لئے اپنی کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک چھوٹی کتاب کی اشاعت بھی ہو جائے گی۔

خاکسار: عبداللطیف مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلیٰ ادنیٰ اور اونچ نیچ کی تعلیم ویدک دھرم میں

تھوڑا ہی عرصہ ہوا آریہ کمار سبھا حیدرآباد کے جلسہ میں ایک مشہور آریہ سماجی لیڈر مہاتما نارائن سوامی نے تقریر کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ:-

"وید مقدس میں ایک منتر آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تم میں کوئی بڑا نہیں۔ کوئی چھوٹا نہیں۔ تم سب اپنے فائدہ کی خاطر بھائی کی طرح آگے بڑھو تمام انسانوں کو ایک خاندان خیال کرو اور اس خاندان کا پتا پرماتما اور ماتا زمین کو سمجھو۔ یہ ویدوں کی امن پسند تعلیم ہے۔ جس میں اعلےٰ۔ ادنیٰ۔ اونچ۔ نیچ۔ اور اچھے برے کا کوئی فرق نہیں۔ وید کی تعلیم عالمی اخوت اور محبت ہے۔ اس میں رنگ۔ ملک یا زبان کی کوئی تفریق نہیں۔"

نیز کہا "آریہ سماج کی یہ تعلیم ہے کہ انسانوں میں باہمی اخوت اور محبت پیدا ہو اور یہی آریہ سماج کا نصب العین ہے" لیکن لیکچرار صاحب نے نہ وید منتر کا کوئی حوالہ دیا۔ اور نہ آریہ سماج کی اس تعلیم کا کوئی پتہ بتایا۔ دراصل حیدرآباد کے لاکھوں اچھوتوں کو آریہ سماج کی شرن میں لانے کے لئے انہوں نے دعویٰ تو کر دیا۔ ویدک دھرم اور آریہ سماج میں کوئی اونچ نیچ نہیں۔ سب لوگ انسانیت کے لحاظ سے مساوی درجہ رکھتے ہیں لیکن ویدک دھرم یا آریہ سماج کی طرف سے کوئی سند نہ پیش کر سکے۔ اور کر سکتے بھی کس طرح جب کہ ان کی مذہبی کتب ان کے دعویٰ کے خلاف اپنے اندر بہت بڑا مواد رکھتی ہیں چنانچہ ذیل میں بطور نمونہ چند ایسے حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں بڑی وضاحت سے انسانوں کے مختلف درجے قرار دیئے گئے ہیں۔

(۱) پنڈت اکھلانند صاحب اتھروید انکھ ۱۹ کا ایک منتر نقل کر کے لکھتے ہیں "یہ منتر اتھرو وید کا ہے ۔۔ اور اس کی اس بارہ میں یہ رائے ہے کہ میں نے برکت دینے والی وید ماتا گائیتری کی تعریف کی ہے وہ ہم کو اچھے کاموں کے لئے تحریک کرتی ہے۔ وہ کیسی ہے؟ براہمن کشتری ویش ان دوجوں کو پاک کرنے والی ہے .... اس میں گائیتری کا حق صرف دوجوں کے لئے ہے شودر اس کا مجاز نہیں ہے جب شودر کو گائیتری پڑھنے کا ہی حق نہیں۔ تب سارے وید پڑھنے کا حق اس کو کہاں ملے گا" (ستیارتھ پرکاش سماوچن صفحہ ۵۶) جب وید ان لوگوں کو جن کا نام شودر ہے۔ اتنی بھی اجازت نہیں دیتے۔ کہ انہیں پڑھ سکیں۔ تو ان سے انسانیت کا سلوک کرنے کی کب تلقین کر سکتے ہیں۔

(۲) ویدانت سوتر ادھیائے ۱ پاد ۳ سوتر ۳۸ کا ترجمہ یوں لکھا ہے "اگر شودر وید سنے تو اس کے کان سیسہ اور لاکھ وغیرہ سے بہہ کر دینے چاہئیں وید پڑھے تو زبان کاٹ دینی چاہئیے۔ اگر وید منتر یاد کر لے تو اس کا دل چیر دینا چاہئیے" (بھارت ورش کا دھارمک اتہاس صفحہ ۱۰۶) نتیجہ صاف ظاہر ہے۔ کہ وید ہی لوگوں کو اچھوت بنانے اور ان کے ساتھ انسانیت کش سلوک کرنے کا موجب ہیں۔

(۳) وشنو سمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۱۰ میں لکھا ہے "چوتھا جو شودر ورن ہے۔ وہ سب سنسکاروں (دینی رسوم) سے محروم ہے۔ اس کا یہی سنسکار ہے کہ (برہمن۔ کھشتری اور ویش) تینوں ورنوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرے" (بحوالہ مول بھارت ورشی اور آریہ صفحہ ۲۵)

(۴) پیر آپستنبہ سمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۳۴ میں یہ حکم لکھا ہے "برہمن کے احکام بجا لانے والے شودر کو زمین پر ہی کھانے کے لئے ان (کھانا) دینا چاہئیے وجہ یہ کہ جس طرح کتا ہے ویسے ہی شودر بھی ہے"

(۵) پاراشر سمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۷۱ میں لکھا ہے "براہمن کشتری ویش ان تینوں کی خدمت گاری سے اپنا گزارہ کرنا شودر کا پرم دھرم (فرض اولین) ہے اس کے علاوہ اور کوئی کام کرنے کا اسے اختیار نہیں ہے"

(۶) پاراشر سمرتی ادھیائے ۱ کے شلوک ۲۴ میں مرقوم ہے "کپلا گائے (زرد گائے) کا دودھ پینے سے براہمن کے ساتھ بھوگ کرنے سے اور وید کے لفظوں پر غور کرنے سے شودر یقیناً نرک (دوزخ) میں جاتا ہے"

(۷) اب آریہ سماج کی تعلیم ملاحظہ ہو۔ بانی آریہ سماج سوامی دیانند جی لکھتے ہیں "یہ سشرت (طب کی ایک مشہور کتاب) کے سوتر ستھان کے دوسرے ادھیائے کا مقولہ ہے۔ برہمن تینوں ورن یعنی برہمن کھشتری و ویش کا کھشتری کھشتری اور ویش کا۔ اور ویش صرف ویش ورن کا یگیوپویت کرا کے پڑھا سکتا ہے اور جو خاندانی نیک چلن شودر ہو۔ تو اس کو منتر سنگھتا (وید) چھوڑ کر سب شاستر پڑھا دے۔ اور شودر پڑھے لیکن اس کا اپنین (زنار بندی) نہیں کرنا چاہیئے یہ رائے کئی ایک آچاریوں کی ہے" (ستیارتھ پرکاش باب ۳ صفحہ ۴۹)

یہ صرف بطور نمونہ چند حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں ورنہ سینکڑوں ایسے حوالے ہیں جن کی رو سے اہل ہنود میں شودروں کو اتنا ادنیٰ سمجھا جاتا ہے کہ انسانوں میں شمار ہی نہیں کیا جاتا۔ ان حوالہ جات کی موجودگی میں کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ از روئے وید "کوئی بڑا چھوٹا نہیں" یا یہ کہ ویدوں میں "اعلیٰ ادنیٰ۔ اونچ نیچ کا کوئی فرق نہیں" اور آریہ سماج کی بھی یہی تعلیم ہے یہ دراصل اچھوت اقوام کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش کرنا ہے۔

حاجی میران بخش صاحب کا قتل اور اسکے بعد کے واقعات

انبالہ کے حاجی میران بخش صاحب مرحوم اور ان کی اہلیہ مرحومہ کے قتل کا مقدمہ عدالت سشن سپرد ہوا تھا۔ اس کا فیصلہ عدالت سشن جج سے ۱۲/۱۱ ۲۷ کو سنا دیا گیا۔ تھا۔ کہ نابالغ ملازم کے خلاف ایک ہی رات میں دو قتلوں کا الزام ثابت نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس کو بری کیا جاتا ہے۔ حاجی میران بخش صاحب مرحوم کے پس ماندگان میں سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھی۔ جن کے گارڈین بنائے جانے کی درخواست امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر کی طرف سے بھی دی گئی تھی۔ جو فی الحال زیر تجویز ہے۔ اور ۲۲/۳ کو پیشی مقرر ہے۔ مگر مورخہ ۱۲/۱ کو حاجی صاحب مرحوم کی لڑکی مسماۃ سعیدہ جو اپنے نانا کے پاس تھی فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب حاجی صاحب مرحوم کی یادگار ان کا لڑکا بشارت احمد بعمر قریباً سات سال ہے۔ جو اپنے غیر احمدی نانا کی زیر نگرانی پرورش پا رہا ہے۔ فضلہ تعالےٰ احمدیت سے دور اس کی تربیت ہو رہی ہے۔ نانا صاحب احمدیت کے صرف مخالف ہی نہیں بلکہ سخت متنفر اور دشمن ہیں۔ چنانچہ حاجی صاحب مرحوم کے خلاف ایک دیوانی مقدمہ بابت مبلغ -/۲۵۰۰ روپیہ بشارت احمد کا ولی بن کر اس نے ڈگری کرا دی۔ مگر احمدی احباب کی اعانت اور احمدی وکیل کی مفت پیروی کی پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ اور خالی جواب دعویٰ دے کر گھر بیٹھ رہا۔ حاجی صاحب مرحوم کا نقد ترکہ اب اس ڈگری میں قرق ہو چکا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے بچے کو دوسروں کی خود غرضی اور بد اثرات سے محفوظ رکھے۔

خاکسار۔ محمد مستقیم وکیل انبالہ شہر

سندھ کی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان

اعلان کیا جاتا ہے کہ یوم التبلیغ ۲۰ رمارچ کے لئے سندھی زبان میں ٹریکٹ چھپوائے جا رہے ہیں۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ وقت سے پہلے جماعتوں کو بھجوا دیئے جائیں گے۔ جو افراد جماعت

زکیہ صنعتی سکول کا جلسہ تقسیم انعامات

زکیہ صنعتی سکول میں تقسیم انعامات کی مختصر اطلاع ایک گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکی ہے۔ اسی سلسلہ میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن اول نمبر پر کامیاب ہوئیں۔ اور اول درجہ کا انعام حاصل کیا۔ احمدی بیگم صاحبہ بنت شیخ فضل حق صاحب اور عزیزہ راشدہ صاحبہ بنت خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب علی الترتیب دوئم، سوئم رہیں۔ اور انعام حاصل کیا۔ طالبات کی طرف سے تین نقرئی برتن اور ایڈریس بطور شکریہ زکیہ خانم صاحبہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ نتیجہ انعامات کا فیصلہ حضرت ام طاہر احمد نے خود فرمایا۔

خاکسار مبارک احمد

بمبئی میں ملازمت کا ایک نادر موقعہ

ایسے تمام میٹرک پاس نوجوان جو ملازمت کے خواہشمند ہوں۔ اپنی اپنی درخواستیں براہ راست چیف آرڈننس آفیسر آرڈننس ڈیپو بمبئی۔ پوسٹ بکس نمبر ۹۰۷ (Chief ordnance officer, ordnance Depot Bombay, P.O. Box No. 907.) کے نام بھیج دیں۔ اور درخواستیں بھیجنے کے بعد درخواست کنندگان اپنے اپنے ناموں اور پتوں سے نظارت ہذا کو بھی مطلع کریں۔

ناظر امور خارجیہ سلسلہ احمدیہ قادیان

ریویو انگریزی کے شائقین کیلئے ایک نادر موقعہ

ریویو انگریزی کے ایک مخلص کرم فرما نے ریویو کی اعانت کی خاطر تحریر فرمایا ہے۔ کہ ایسے پندرہ تعلیم یافتہ ہندو و مسلم اصحاب جو کم از کم ایک روپیہ بطور چندہ دفتر ریویو میں ارسال کر دینگے تو صاحب موصوف ان کی طرف سے ریویو کے چندہ کی بقیہ رقم اپنی گرہ سے ادا کر کے ان کے نام ایک سال کیلئے ریویو انگریزی جاری کروا دینگے۔ اس لئے خواہشمند احباب اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانے کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مینیجر ریویو انگریزی قادیان

تعمیر مساجد کیلئے چندہ کی اجازت

مندرجہ ذیل جماعتوں کو تعمیر مساجد کے لئے چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے بشرطیکہ اسکا مرکزی چندوں پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اور کوئی رقم بلا رسید کاٹے وصول نہ کی جائے۔

نام جماعت	رقم جسکی فراہمی کیلئے اجازت دی گئی ہے	اضلاع جن سے فراہمی کی جائے گی
۱۔ جماعت احمدیہ درگانوالی	۳۰۰ روپے	سیالکوٹ
۲۔ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ	۲۵۰ ″	گوجرانوالہ و گجرات

ناظر بیت المال

تربیت کیلئے احباب اپنے آپکو پیش کریں

۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش (۷ فروری) کے الفضل میں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مذکورہ عنوان کے ماتحت احباب کو تحریک کی جا چکی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو تربیت کیلئے کم از کم پندرہ دن کیلئے پیش کریں۔ اس ضمن میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب پیش کرتے وقت یہ بھی تحریر فرما دیں۔ کہ اُن کے نزدیک کونسی جماعتیں ہیں۔ تاکہ زیادہ دُور بھجوانے کی بجائے قریب جماعتوں میں انہیں مقرر کیا جائے۔ میں مکرر جلد توجہ دینے اور نام پیش کرنے کی تحریک کرتا ہوں۔ چاہیئے کہ جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اس تحریک کو پیش کر کے احباب کے نام بھجوائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۷۴۵ میکہ حسن محمد خان ولد فضل محمد خاں قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر بتیس سال پیدائشی احمدی ساکن جالندھر ڈاکخانہ بستی شیخ درویش ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۹۴۰ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اسوقت ساٹھ روپے ماہوار عارضی طور پر سپلائی ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہوں۔ اس رقم کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا دسواں حصہ ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ اور میری وفات کے بعد اگر کوئی ملکیت ثابت ہو۔ تو اسکا بھی دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اگر میری موجودہ آمدنی میں تغیر ہو۔ تو اسکی اطلاع مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا۔ العبد: حسن محمد خان دفتر سپلائی ڈیپارٹمنٹ کلکتہ

تفسیر القرآن کی قیمت میں رعایت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ تفسیر دسویں پارہ سے پندرھویں پارہ تک کی ہے۔ اس سے پہلے آٹھویں پارہ تک کی تفسیر جو حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی تصنیف ہے۔ اور جس میں حضرت خلیفۃ المسیح اول کی تفسیر بھی ساتھ ساتھ بیان ہوئی ہے۔ اس کی قیمت رعایتی مجلد (تین جزوؤں میں) کی صرف ساڑھے چھ روپے ہے۔ یہ دو ہزار صفحوں کی بے نظیر تفسیر ہے۔ درس دینے کیلئے بہت مفید ہے۔

ملنے کا پتہ: مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان

اگر آپ پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں

تو

سٹریٹ ڈیلیوری سروس لاہور کی سرپرستی کیجئے

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ کا پارسل صرف دو آنہ میں آپ کے دروازہ پر پہنچ جائیگا۔ چنگی خانوں یا کسی اور دفتر کی کھڑکیوں کے سامنے انتظار کرنیکی ضرورت نہیں رہتی

نمبر ۴۸۱۷ کو فون کریں نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور میں سٹریٹ ڈیلیوری سروس یہ تمام خدمت صرف دو آنہ کے عوض بجالاتی ہے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۶ فروری - رائٹر کے نامہ نگار نے البانیہ کی سرحد سے اطلاع دی ہے کہ یونانی فوجیں تمام شمالی مورچوں پر آگے کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ کل سویرے یونانی فوجوں نے اطالویوں کے چھوٹے چھوٹے کئی دستوں کو پیچھے دھکیل کر چند مقامات پر قبضہ کر لیا۔ ڈیوبلی کی وادی میں دیر تک گولہ باری کرنے کے بعد حملہ کیا گیا اور کئی اہم مقامات پر قبضہ کر لیا گیا۔ یونانیوں نے اس معرکہ میں کئی سو اطالویوں کو جن میں بہت سے افسر بھی شامل ہیں گرفتار کر لیا ہے اور ان کے ہاتھ بہت سا سامان جنگ بھی آیا ہے

لنڈن ۱۶ فروری - برطانیہ کا جو فوجی مشن ترکی گیا تھا اس کے ممبر قاہرہ واپس چلے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ لنڈن میں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ کچھ ہفتے ہوئے بلغاریہ کے انگریزی سفیر نے وزیر اعظم بلغاریہ سے کہا تھا کہ وہ یہ وعدہ کرے کہ جرمن فوجوں کو وہ اپنے علاقہ سے گزرنے نہیں دے گا۔ مگر اس نے کسی قسم کا وعدہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ترکی میں کہا جا رہا ہے کہ برطانیہ نے بلغاریہ کے ساتھ ضرورت سے زیادہ نرمی کی ہے اور ترکوں کو امید ہے کہ برطانیہ کے لوگ اب بلغاریہ کو اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے۔ اور جب برطانی مدبر حالات پر غور کرنے کے لئے اکٹھے ہونگے تو اس تجربہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔

انقرہ ۱۶ فروری حکومت ترکیہ نے وہ تمام اناج اور دالیں جو کاشتکاروں کی ضرورت سے زیادہ تھیں خود لے لی ہیں تاکہ وقت پر کام آ سکیں۔

لنڈن ۱۶ فروری سپین کے سابق بادشاہ الفانسو روم میں بیمار ہیں انہیں دل کا مرض ہے۔ تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے حالت بہت خراب ہے۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ کل انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی پر زبردست حملے کئے۔ انگریزی جہازوں نے فرانس کی ان بندرگاہوں پر بھی چھاپے مارے جن پر نازیوں کا قبضہ ہے۔

لنڈن ۱۶ فروری کل برطانیہ پر جرمنی نے ہوائی حملے کئے اس کے نتیجہ کے طور پر ۳ جرمن بمبار گرائے گئے ہیں

لنڈن ۱۵ فروری۔ ہوم سیکرٹری نے لنکاشائر میں تقریر کرتے ہوئے انتباہ کیا کہ رات کے وقت بمباری کے خطرے پر ابھی تک قابو نہیں پایا گیا۔ ہر ایک شہر کو بدترین حالات کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

ٹوکیو ۱۵ فروری۔ جاپان کے ہاؤس آف لارڈز میں اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان سے برطانیہ اور امریکہ کی دشمنی روز بروز نمایاں ہوتی جا رہی ہے آخر میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اگر بین الاقوامی صورت حالات نازک ہو جائے تو فوراً جاپانی پارلیمنٹ کا اجلاس بلایا جائے۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ نامہ نگار ٹائمز کا بیان ہے کہ جرمنی برطانیہ پر حملہ کرنے کی غرض سے فوج بردار کشتیوں کو مسلح کر رہا ہے۔ عوام کو چھوٹی چھوٹی بندرگاہوں تک جانے کی بھی اجازت نہیں۔

لنڈن ۱۵ فروری بلجیم کے بعض حلقوں کی اطلاع ہے کہ جرمنوں نے اکثر دریائی کشتیوں میں انجن لگا لئے ہیں جن کے ذریعہ فوجیں توپیں اور چھوٹے چھوٹے ٹینک آسانی سے اتارے اور چڑھائے جا سکتے ہیں۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ سرکاری اعلان کے مطابق آج بہت سے باوردی برطانی سپاہیوں کو ہوائی چھتریوں کے ذریعہ جنوبی اٹلی میں اتارا گیا۔ جنہیں ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اس علاقہ کی بندرگاہوں سے متعلق چیزوں کو تباہ کر دیں۔ جہاں سے اطالوی فوجوں کو مدد پہنچتی ہے۔ معلوم ہوا ہے انہوں نے گرفتار ہونے سے پہلے کئی اضلاع میں ریل گاڑیوں کا آنا جانا بند کر دیا تھا۔

رنگون ۱۵ فروری۔ گورنر برما نے برما کی سرحدوں کو جو فرانسیسی ہند چینی اور سیام سے ملتی ہیں۔ فوجی رقبہ قرار دیدیا ہے جس کی رو سے کسی غیر ملکی کو ان میں داخلہ کی اجازت نہیں۔ لیکن جو سرحد چین سے ملتی ہے اس کے لئے یہ حکم نہیں۔

وردھا ۱۶ فروری گاندھی جی نے ٹائمز آف انڈیا کے ایڈیٹر کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگر آج مجھے تحریر اور تقریر کی آزادی کا یقین دلا دیا جائے تو میں سول نافرمانی فوراً بند کر دوں گا۔

بلغراد ۱۵ فروری۔ بلغاریہ نے سرکاری طور پر یونان سے یونانی تھریس کا مطالبہ کر دیا ہے۔ چنانچہ یونانی اور بلغاری فوجیں بڑی تیزی سے سرحدات پر جمع ہو رہی ہیں۔ ترکی فوجیں بھی بلغاریہ کی سرحد پر ہجوم کر رہی ہیں۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ آج برطانیہ کی سمندری وزارت نے اعلان کیا ہے کہ سنگاپور کی کھاڑی کے مشرقی کنارہ پر سرنگیں بچھا دی گئی ہیں جو جہاز ادھر سے گزرے اسے سنگاپور کے انگریز افسروں سے اجازت لینی ضروری ہے ورنہ نقصان کی ساری ذمہ داری اس پر عائد ہوگی۔

واشنگٹن ۱۶ فروری پریذیڈنٹ روزویلٹ کی یہ تجویز منظور کر لی گئی ہے کہ سمندری بیڑے کو بڑھا دیا جائے اس پر ۱۸ کروڑ پونڈ خرچ ہونگے۔

لنڈن ۱۶ فروری برطانیہ اس وقت تک ۳۷ کروڑ پونڈ کے آرڈر سامان جنگ کے لئے امریکہ کو دے چکا ہے اب برطانیہ کو قرض یا پٹہ پر مال دینے کا بل پاس ہونے پر اس سے دگنی رقم کا آرڈر برطانیہ دے گا۔

واشنگٹن ۱۶ فروری۔ اخباری نمائندوں کو یہ بیان دیا گیا ہے۔ کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ مسٹر ولکی سے بات چیت کرنے کے بعد اپنے فوجی مشیروں کی کانفرنس بلائیں گے۔ جس میں برطانیہ کی مدد کے لئے نئی سکیم پیش کی جائے گی۔

نیروبی ۱۶ فروری بتایا گیا ہے کہ اس وقت تک انگریزی فوجیں افریقہ میں دس ہزار مربع میل پر قبضہ کر چکی ہیں۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل رات کو انگریزی بمبار جہازوں نے کئی ایک بندرگاہوں پر زور کا حملہ کیا۔ اور آگ لگانے والے بم گرائے جن سے آگ بھڑک اٹھی۔ اور بندرگاہوں کو سخت نقصان پہنچا۔

برلن ۱۵ فروری صوفیہ کی اطلاع ہے کہ روس کا جنگی بیڑا بحیرہ اسود میں جنگی مشق کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔

کلکتہ ۱۵ فروری آج بنگال لیجسلیچر میں وزیر خزانہ نے بنگال کا بجٹ برائے ۱۹۴۱-۴۲ء پیش کیا جس میں ایک کروڑ ۴۳ لاکھ کا خسارہ دکھایا گیا۔ خیال ہے کہ اس سال محاصلات سے کل آمد ۱۴ کروڑ ۳ لاکھ اور اخراجات ۱۵ کروڑ ۳۷ لاکھ ہونگے۔

نئی دہلی ۱۵ فروری۔ گورنمنٹ ہند کی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال محکمہ ڈاک و تار بمبئی کلکتہ۔ اور مدراس کی ٹیلیفون کمپنیاں خرید لے۔ اس پر مجموعی لاگت ۵½ کروڑ روپے آئے گی۔

امرتسر ۱۵ فروری سونا ۴۲/۳/۸ چاندی ۶۳/۴ پونڈ ۲۸/۷ گندم ۲/۱۳/۱ سے ۳/۳/۱۰ تک نخود ۲/۸/۱۰ سے ۲/۱۳/۸ تک

لنڈن ۱۵ فروری ہٹلر کو یوگوسلاویہ کے وزراء کے ساتھ بات چیت میں کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔ جرمنی نے یوگوسلاویہ کے رستے فوجیں پہنچانی چاہی تھیں۔ لیکن یوگوسلاویہ نے دلیرانہ رویہ اختیار کیا۔ اور ایسی تجاویز ماننے سے انکار کر دیا۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ رومانیہ کے لنڈنی سفارت خانہ کے تجارتی اور مالی مشیر بھی مستعفی ہو گئے ہیں انہوں نے اپنا استعفیٰ رومانوی گورنمنٹ کو پیش کر دیا ہے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی